سُوْرَۃُ الدُّخَانِ

تعارف:

دُّخَانِ مکّی سورت ہے۔اس میں اُنسٹھ (59) آیات ہیں۔

عربی زبان میں دُخان دھوئیں کو کہتے ہیں۔اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الدُّخَانِ ہے۔

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مکّہ مکرّمہ میں اس وقت نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرّمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے ایک شدید قحط میں مبتلا فرمایا۔ اس موقع پر لوگ چمڑا تک کھانے پر مجبور ہوئے اور ابوسفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دُور ہوگیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرمادی۔ لیکن جب قحط دُور ہوگیا تو یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔ (صحیح بخاری 4821)

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کا مرکزی موضوع "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ میں بتایا گیا ہے کہ قرآنِ مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پہ نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں قرآنِ مجید کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔آلِ فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے۔ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کردیے گئے۔ سورت کے آخر میں اہلِ جہنّم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہلِ جنّت پر مختلف انعامات کی خوش خبری دی گئی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قرآنِ مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پر نازل کیا گیا ہے۔ (سُوْرَةُ الدُّخَانِ:3)
2. قیامت کے دن نہ دنیاوی دوستیاں کام آئیں گی اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔ ہاں مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا، اسے معاف کر دیا جائے گا۔ (سُوْرَةُ الدُّخَانِ:41-42)
3. پرہیزگاروں کے لیے باغات، چشمے اور ریشم کا لباس ہو گا۔ (سُوْرَةُ الدُّخَانِ:51-53)
4. کسی انسان کو اس کا نیک عمل جنّت میں نہیں لے جائے گا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا کہ وہ نیک لوگوں کو جنّت میں داخل فرمادے۔ (سُوْرَةُ الدُّخَانِ:57)
5. اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان یعنی عربی میں آسان فرمادیا ہے۔ (سُوْرَةُ الدُّخَانِ:58)

اٰيَاتُهَا ٥٩	(٤٤) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (٦٤)	رُكُوْعَاتُهَا ٣

سورۃ الدخان مکّی ہے (آیات:۵۹ / رکوع:۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۝١ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ معٓ

حٰمٓ۔ اس واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥

اس (رات) میں ہر مستحکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ایسا) حکم جو ہمارے پاس سے (صادر ہوتا) ہے بے شک ہم ہی (رسولوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦

(یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے رحمت ہے بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ وقفِ لازم

جو ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے (وہ) تمھارا (بھی) ربّ ہے اور تمھارے پہلے باپ دادا کا (بھی) ربّ ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دُھواں ظاہر کر دے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک دردناک عذاب ہے۔ (اُس وقت یہ کہیں گے) اے ہمارے ربّ! ہم سے اس عذاب کو دُور کر دے

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾

بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔ (اب) ان کو نصیحت کہاں فائدہ دے گی حالاں کہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آ چکے۔

وقف لازم

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھر بھی وہ ان سے مُنہ موڑے رہے اور کہنے لگے (یہ) سکھایا ہوا مجنون ہے۔ بے شک ہم عذاب کچھ عرصہ تک ہٹا بھی دیں

وقف لازم

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾

(تو) بے شک تم لوگ پھر وہی کرو گے (جو پہلے کرتے رہے تھے)۔ جس دن ہم بڑی شدت سے پکڑیں گے بے شک (اس دن) ہم انتقام لیں گے۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰ علیہ السّلام) آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾

(انھوں نے فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو بے شک میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾

اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو بے شک میں تمھارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

اور بے شک میں اپنے ربّ اور تمھارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

الثلثة

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پھر (موسیٰ علیہ السّلام نے) اپنے ربّ سے دُعا کی کہ بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔ تو (اللہ کا حکم ہوا کہ) تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر روانہ ہو جاؤ

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ

بے شک تمھارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور تم سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا بے شک وہ تمام لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ وہ لوگ کتنے ہی باغات

وَّ عُيُوۡنٍ ۙ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوۡعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۙ﴿۲۶﴾ وَّ نَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۙ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۟

اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیت اور عمدہ مقامات۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔(یہ قصہ) اسی طرح ہوا

وَ اَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ ع

اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے اور نہ ہی انھیں مہلت دی گئی۔

وَ لَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ۙ﴿۳۰﴾ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی ذلّت والے عذاب سے۔(یعنی) فرعون (کے ظلم) سے

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ

بے شک وہ بڑا سرکش حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور یقیناً ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو (اپنے) علم کے مطابق چُن لیا تھا

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ مَا فِيۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيۡنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَيَقُوۡلُوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾

(اس زمانے کی) ساری دنیا پر۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ بے شک وہ لوگ ضرور کہتے ہیں۔

اِنۡ هِىَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰى وَ مَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِيۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاۡتُوۡا بِاٰبَآٮِٕنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۶﴾

کہ یہ ہماری پہلی موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر تم سچّے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔

اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ ۡ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾

بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم اور وہ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے اُنھیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے۔

وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ

اور ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا

وَ لٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۴۰﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک ان سب کے لیے فیصلہ کا دن مقررہ وقت ہے۔

يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے بے شک وہ بہت غالب

الرَّحِيۡمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ۙ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ۛۚ﴿۴۴﴾ كَالۡمُهۡلِ ۛۚ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ۙ﴿۴۵﴾ ع

نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک زقّوم کا درخت۔ گناہ گار کا کھانا ہے۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۖۗ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ

جیسے کھولتا ہوا پانی۔ (کہا جائے گا) اس (مجرم) کو پکڑ لو تو اسے گھسیٹ کر جہنم کے درمیان لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر ڈالو

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔ (کہا جائے گا عذاب کا مزہ) چکھ بے شک تُو (تو) بڑا معزز و مکرم ہے۔ بے شک یہ وہی ہے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾

جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ ۟ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾

باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

وہ وہاں منگوائیں گے ہر قسم کے میوے بڑے اطمینان کے ساتھ۔ وہ اس (جنت) میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے (دنیا میں) پہلی موت کے

وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا

اور وہ (اللہ) اُنھیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے فضل ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ تو ہم نے

يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ۳

آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو آسان فرما دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تو آپ انتظار کیجیے بے شک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) دُخان کا معنیٰ ہے:

(الف) دھواں (ب) آگ (ج) شعلہ (د) راکھ

(ii) سُوْرَةُ الدُّخَانِ نازل ہوئی:

(الف) سیلاب کے زمانے میں (ب) جنگ کے زمانے میں (ج) ہجرت کے زمانے میں (د) قحط کے زمانے میں

(iii) کافروں نے قحط دور کرنے کی دعا کروانے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھیجا:

(الف) ابو جہل کو (ب) ابو سفیان کو (ج) ابو لہب کو (د) اُمیّہ بن خلف کو

(iv) قرآنِ مجید آسمان زمین پر نازل کیا گیا:

(الف) شبِ براءت میں (ب) شبِ معراج میں (ج) شبِ قدر میں (د) شبِ عید میں

v انسان جنّت میں جائے گا:

(الف) خاندان کی وجہ سے (ب) اپنی عبادت سے (ج) مال خرچ کرنے سے (د) اللہ تعالیٰ کے فضل سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv اللہ تعالیٰ نے مکّہ والوں کو قحط سے کیسے نجات عطا فرمائی؟

v سُوْرَۃُ الدُّخَانِ میں کس قوم کی مثال بطور عبرت بیان کی گئی ہے؟

3 سُوْرَۃُ الدُّخَانِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- تحقیق کیجیے کہ دھواں کس طرح انسانی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسلامی شریعت میں ہر ایسا کام ناجائز ہے جس کی وجہ سے ماحول آلودہ ہوتا ہو۔ ہمیں کبھی کوڑا کرکٹ کو آگ نہیں لگانی چاہیے۔
- قرآن مجید میں قیامت کی کون کون سی علامات بیان ہوئی ہیں؟ اس موضوع پر تحقیق کیجیے۔
- ہمیں قیامت کے لیے کیا تیاری کرنی چاہیے؟ اس موضوع پر دس سطریں تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔